Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۴۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۲ محرم ۱۳۹۵ھ ۲۵ صلح ۱۳۵۴ ہش ۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے:۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت کل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۲۵ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

سر میں درد ہے اور کھانسی کی بھی شکایت ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۴ صلح (بروز جمعۃ المبارک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجدِ اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی خطبۂ جمعہ میں حضور نے سورۃ الانعام کی آیت فَاِنْ کَذَّبُوْکَ فَقُلْ رَّبُّکُمْ ذُوْ رَحْمَۃٍ وَّاسِعَۃٍ ۚ وَلَا یُرَدُّ بَاْسُہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ○ کی نہایت لطیف تفسیر کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ اِس چھوٹی سی آیت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہونے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل کا وارث بنانے والے ہر دو قسم کے علیحدہ علیحدہ طرزِ عمل کا ذکر کر کے یہ امر ذہن نشین کرایا گیا ہے کہ جو لوگ اِس طور پر ایمان لائیں گے کہ وہ قول سے بھی تصدیق کریں اور ایسا پختہ اعتقاد بھی رکھیں کہ جس کے نتیجہ میں انہیں قول کے مطابق عمل کرنے کی بھی توفیق ملے تو اللہ تعالیٰ جو ذُوْ رَحْمَۃٍ وَّاسِعَۃٍ ہے انہیں اپنی محبت، اپنے پیار، اپنی رحمتوں فضلوں اور برکتوں سے نوازے گا۔ برخلاف اِس کے جو لوگ انکار کی وجہ سے کھلے طور پر منکرین میں شامل ہوں گے اور اِسی طرح وہ لوگ بھی جو محض زبانی ایمان لا کر نہ پختہ اعتقاد کے حامل ہوں گے اور نہ ان کے اعمال ایمان کے مطابق ہوں گے اور اِس طرح نفاق میں مبتلا ہونے کے باعث ان کے قول اور فعل میں تضاد پایا جائے گا اور وہ دوہرے جُرم کے مرتکب ہونگے لَا یُرَدُّ بَاْسُہٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ کی رُو سے وہ اللہ تعالیٰ کے عتاب سے نہیں بچ سکیں گے اور اُس کا عذاب اِن ہر دو قسم کے مجرموں (یعنی کھلے منکروں اور نفاق کے مرض میں مبتلا ہونے کے باعث قول اور فعل میں کھلے تضاد کا مظاہرہ کرنے والوں) سے ہٹایا نہیں جا سکے گا بلکہ نفاق اور تضاد کا مظاہرہ کرنے والوں کو اوّل الذکر مجرموں کے مقابلہ میں زیادہ شدید عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا جیسا کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ سے ثابت ہے۔

حضور نے فرمایا ہمارے لئے (باقی صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم بے صبری چھوڑ کر صبر اور استقلال کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق چاہو

اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور خدا تعالیٰ سے استغفار کرتے رہو

"دیکھو انسان اپنے دُنیا کے معاملات میں جبکہ بے صبر نہیں ہوتا اور صبر و استقلال سے انجام کا انتظار کرتا ہے پھر خدا کے حضور بے صبری لے کر کیوں جاتا ہے۔ کیا ایک زمیندار ایک ہی دن میں کھیت میں بیج ڈال کر اس کے پھل کاٹنے کے فکر میں ہو جاتا ہے۔ یا ایک بچہ کے پیدا ہوتے ہی کہتا ہے کہ یہ اسی وقت جوان ہو کر میری مدد کرے۔ خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت میں اس قسم کی عجلت اور جلد بازی کی نظیریں اور نمونے نہیں ہیں۔ وہ سخت نادان ہے جو اِس قسم کی جلد بازی سے کام لینا چاہتا ہے۔ اس شخص کو بھی اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنا چاہئیے جس کو اپنے عیب عیب کی شکل میں نظر آجاویں ورنہ شیطان بدکاریوں اور بداعمالیوں کو خوش رنگ اور خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے پس تم اپنی بے صبری کو چھوڑ کر صبر اور استقلال کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق چاہو اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ بغیر اس کے کچھ نہیں ۔۔۔ جب بیمار طبیب کے پاس جاتا ہے تو وہ اپنی بہت سی شکایتیں بیان کرتا ہے مگر طبیب شناخت اور تشخیص کے بعد معلوم کر لیتا ہے کہ اصل میں فلاں مرض ہے، وہ اس کا علاج شروع کر دیتا ہے ۔۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہو اور اس وقت تک طلب میں لگا رہے جب تک کہ غرغرہ شروع ہو جاوے۔ جب تک اپنی طلب اور صبر کو اس حد تک نہیں پہنچاتا انسان بامراد نہیں ہو سکتا۔ اور یوں خدا تعالیٰ قادر ہے وہ چاہے تو ایک دم میں بامراد کر دے مگر عشقِ صادق کا یہ تقاضا ہونا چاہئیے کہ وہ راہِ طلب میں پویاں رہے۔ سعدیؒ نے کہا ہے ؎

شرطِ عشق ہست در طلب مُردن ٭ گر نیابد بدوست رہ بُردن

مرض دو قسم کے ہوتے ہیں ایک مرض مستوی اور ایک مرض مختلف۔ مرض مستوی وہ ہوتا ہے جس کا درد وغیرہ محسوس ہوتا ہے۔ اس کے علاج کا تو انسان فکر کرتا ہے اور مرض مستوی کی چنداں پرواہ نہیں کرتا۔ اسی طرح سے بعض گناہ تو محسوس ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان ان کو محسوس بھی نہیں کرتا۔ اِس لئے ضرورت ہے کہ ہر وقت انسان خدا تعالیٰ سے استغفار کرتا رہے۔ قبروں پر جانے سے کیا فائدہ۔ خدا تعالیٰ نے تو اصلاح کے لئے قرآن شریف بھیجا ہے۔ اگر پھونک مار کر اصلاح کر دینا خدا تعالیٰ کا قانون ہوتا تو پیغمبرِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک مکہ میں کیوں تکلیفیں اُٹھاتے۔ ابوجہل وغیرہ پر اثر کیوں نہ ڈال دیتے۔ ابوجہل کو جانے دو۔ ابو طالب کو تو آپؐ سے بھی محبت تھی۔ غرض بے صبری اچھی نہیں ہوتی اس کا نتیجہ ہلاکت تک پہنچاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۵، صفحہ ۳۲۶)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبد الحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کے ولی بن جاؤ اور کوشش کرو کہ خدا کے اتنے قریب ہو جاؤ کہ ذرّہ بھر بھی دوری نہ رہے

جو شخص خدا تعالیٰ کا ولی بن جاتا ہے وہ نہ صرف شیطانی حملوں سے محفوظ رہتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ خود اس کا ولی بن جاتا ہے

اللہ تعالیٰ کی ولایت کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی انتہائی کوشش کے نتیجہ میں یہ بات حاصل کر لیں کہ اللہ ہی اللہ ہو!

خدا کرے کہ ہم حقیقی معنی میں خدا تعالیٰ کے ولی بن جائیں اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ہمارا ولی بن جائے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۸ نبوت ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۸ نومبر ۱۹۷۴ء) بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ۔ مکرم مولوی صالح محمد خان صاحب رکن شعبہ زود نویسی۔ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:۔

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

پھر فرمایا:۔

ایک تو میں جلسہ سالانہ کے لئے مکانات کی دوبارہ یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ جن دوستوں کے یہاں مکان ہیں (اپنے ہیں یا کرایہ کے مکانوں میں وہ رہ رہے ہیں) اُن کے اپنے مہمان بھی بڑی کثرت سے اُن مکانوں میں ٹھہرتے ہیں۔ میں خود کئی سال تک افسر جلسہ سالانہ رہا ہوں اور مجھے ذاتی علم ہے کہ ایک چھوٹے سے کمرہ میں اتنے مہمان ٹھہرے ہوئے ہوتے ہیں کہ عام حالات میں اُتنے مہمانوں کا اُس چھوٹے کمرہ میں ٹھہرنا متصوّر ہی نہیں ہو سکتا۔ آدمی سوچ ہی نہیں سکتا کہ اتنے چھوٹے سے کمرہ میں ٹھہر سکتے ہیں لیکن قربانی اور ایثار کرنے والے اللہ کے دوست اور ولی

خدا تعالیٰ کی باتیں

سننے کے لئے یہاں آتے ہیں اُنہیں اپنے آرام کا خیال نہیں ہوتا وہ ہر قسم کی بے آرامی کو بھول جاتے ہیں۔ انہیں احساس ہی نہیں ہوتا کہ رہائش کی تکلیف ہے، کھانے پینے کی تکلیف ہے۔ عادتوں کے خلاف کھانا ملتا ہے اور گزشتہ سال تو بیرونِ ملک سے جو احمدی دوست آئے تھے وہ حیران ہوتے تھے (جیسا کہ کئی دوستوں نے مجھے کہا) کہ اس قدر سردی پڑ رہی تھی اور کُہر بھی اور اس طرح خاموشی کے ساتھ اتنا بڑا مجمع خدا تعالیٰ کی اور خدا تعالیٰ کے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سُن رہا ہوتا تھا تو اس نظارہ اور اس کیفیت کا مشاہدہ ایسے جلسوں کے علاوہ کہیں اور انسان کو نظر نہیں آتا۔ پس یہ تو درست ہے کہ دوست اپنے گھروں میں اپنے عزیز و اقارب، اپنے دوستوں اور شناساؤں کو بطور مہمان کے رکھ لیتے ہیں۔ وہ مہمان حقیقتاً مسیحِ موعود اور مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں لیکن یہ بھی درست ہے کہ بہت سے ایسے دوست یہاں تشریف لاتے ہیں جن کی واقفیت اور دوستی نہیں ہوتی اور وہ بہرحال یہاں ٹھہرتے ہیں اور اُن کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اُنہیں جماعتی نظام کے ماتحت ٹھہرایا جاتا ہے اور پھر یہ انتظام آگے دو شکلیں اختیار کرتا ہے۔ ایک تو وہ عمارتیں ہیں جن میں جماعتوں کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ مرد علیحدہ ٹھہرتے ہیں اور ہماری بہنیں علیحدہ ٹھہرتی ہیں۔ اور ایک وہ خاندان ہیں جنہیں

جلسہ سالانہ کے انتظام کے ماتحت

اُن کمروں میں جو دوست جلسہ سالانہ کے انتظام کو پیش کرتے ہیں یا اُن خیموں میں جو اِس موقعہ پر اس غرض کے لئے لگائے جاتے ہیں، ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور سینکڑوں ایسے خاندان ہیں جنہیں بڑی کوفت اور تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے میں تحریک کرتا ہوں کہ اپنے مکانات میں سے جس قدر ممکن ہو خواہ چھوٹا ہی کمرہ کیوں نہ ہو، دوست جماعتی نظام کو دیں۔ اور چونکہ ہر سال جلسہ سالانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ربوہ میں ہر سال عمارتوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے لیکن چونکہ یہ سال پریشانی اور ہنگاموں کا گزرا اس لئے میری طبیعت پر یہ اثر ہے کہ عام حالات میں جس قدر مکانات بنتے رہے اس سال شاید نہ بنے ہوں۔ بہرحال میرا یہ تأثر ہے مَیں نے کوئی اعداد و شمار اکٹھے نہیں کئے۔ اس لئے مَیں نے یہ توجہ دلائی تھی کہ جن دوستوں کے یہاں رہائشی پلاٹ ہیں اُن میں چھوٹی سی چار دیواری اور ایک کمرہ بنا دیں۔ اس نیت کے ساتھ کہ اُن کے تو کام آئے گا ہی لیکن اُس زمین اور اُس تعمیر میں برکتیں ہوں گی اگر خدا تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والوں کے استعمال میں سب سے پہلے وہ کمرے آئیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اِس طرف دوستوں نے توجہ کی ہو گی۔ کیونکہ مکان بنانے کی نیت کے معاً بعد تو تعمیر شروع نہیں ہو سکتی اس کے لئے سامان خریدنا اور پھر اُس کو تعمیر کی جگہ لے کر آنا اس میں وقت لگتا ہے اور اگر ہماری ربوہ کی ٹاؤن کمیٹی جو حکومت نے قائم کی ہوئی ہے اس کا یہ قانون ہو کہ

چار دیواری اور سروس رُوم

کے لئے بھی اُن کی اجازت لینی چاہیئے تو اِس میں بھی چار یا پانچ دن لگیں گے اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ بہرحال وہ قانون ہے اور قانون کی پابندی کرنا ضروری ہے اور بہرحال یہ عوامی حکومت ہے اور عوامی خدمتگار کہلانے والے جو خود کو آج سے قبل خدامِ عوام نہیں سمجھتے تھے اب بار بار وزیر اعظم صاحب نے ان کو توجہ دلائی ہے کہ تم عوام کے خادم بن کر کام کرو۔ آپ نے متعدد بار ایسی تقاریر اخباروں میں پڑھی ہوں گی۔ پس مَیں اُمید کرتا ہوں کہ وہ اِس دنیوی ہدایتِ بالا کو سامنے رکھ کر ربوہ کے شہریوں کو ہر قسم کی سہولت جلد تر بہم پہنچانے کی خاطر اور پریشانیوں سے ان کو بچانے کے لئے جب اِس قسم کی درخواستیں اُن کے پاس آئیں گی تو دو چار دن کے اندر اندر وہ ان کے فیصلے کر کے ان کو اجازت دیں گے کہ اپنے قطعات میں چار دیواری بھی بنائیں اور سروس روم بھی۔ سروس روم مَیں نے اس لئے کہا کہ نقشہ بنانا اور پھر اُس کی اجازت لینا اس میں لمبا وقت لگتا ہے لیکن ساری دُنیا کا یہ قاعدہ ہے کہ جب تعمیرات ہوتی ہیں اور مکان بنتے تو ایک عارضی کمرہ بنا دیا جاتا ہے جہاں

سیمنٹ اور دوسرا سامانِ تعمیر

رکھا جاتا ہے اُسے سروس رُوم کہتے ہیں اور وہ عارضی ہوتا ہے۔ اسی لئے مَیں نے کہا تھا کہ آپ عارضی انتظام کریں گے لیکن ہمیشہ کے ثواب کے آپ وارث بن جائیں گے۔

پس مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ جنہیں عوامی حکومت نے عوام کی خدمت کے لئے ربوہ میں مقرر کیا ہے وہ لوگوں کے ساتھ پورا تعاون کرتے ہوئے دو ایک دن کے اندر اندر ان کو اجازت دیں گے کہ وہ چار دیواری بنا لیں اور سروس رُوم بنا لیں۔ مَیں نے تو قواعد وغیرہ نہیں پڑھے۔ ہماری ٹاؤن کمیٹی کے بہت سے (BUY-LAWS یعنی) ذیلی قوانین ہیں اگر ذیلی قوانین میں یہ ہو کہ چار دیواری اور سروس روم کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں تو اُن کی طرف سے اس کا اعلان ہو جانا چاہیئے تاکہ سب دوستوں کو پتہ لگ جائے۔ اگر اس کے لئے اجازت کی ضرورت ہے تو جو بھی درخواست آئے اس کو فوری طور پر منظور کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ تاکہ جو وعدے علی الاعلان پبلک جلسوں میں پیپلز پارٹی کی حکومت نے لوگوں سے کئے ہیں لوگ محسوس کریں کہ وہ وعدے پورے ہو رہے ہیں اور انتظامیہ ان وعدوں کے پورا ہونے میں روک نہیں بن رہی۔ بہرحال اب مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ وہ اِس بات کا خیال رکھیں گے۔

جو مضمون آج کے خطبہ میں مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قرآنِ عظیم نے مومن سے کہا کہ

خدا تعالیٰ کا ولی بنو

اور اگر تم اللہ کے ولی بنو گے تو اللہ تمہارا ولی بن جائے گا۔ ولی کے معنی صرف پیار کرنے والے یا دوستی کرنے والے کے نہیں ہوتے۔ ولی کے معنی یا ولایت کے معنی یا وَلِیَ کے معنی اُس قُرب کے ہیں کہ دو چیزوں کے اُس قُرب کے بعد اُن کے درمیان کوئی اور چیز آ ہی نہ سکے، اس کا آنا ممکن ہی نہ ہو یعنی اللہ سے قریب تر ہو جانا۔ تو قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ تم اولیاء اللہ بنو۔ اِس سلسلہ میں بہت سی آیات ہیں۔ فرمایا اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اور جن کا یہ دعوٰی ہے کہ قرآن کریم کی ہدایت اور شریعت پر ہم ایمان لائے یعنی ہم زبان سے اس کا اقرار کرتے ہیں اور قلبِ صمیم اور قلبِ سلیم کے ساتھ یہ اعتقاد رکھتے ہیں اور ہمارا عمل یہ ظاہر کرے گا کہ ہم یہ ایمان لاتے ہیں کہ کامل اور مکمل شریعت خدا تعالیٰ نے قرآنِ عظیم کی شکل میں انسان کے ہاتھ میں دی اور اس پر عمل کرنا انسان کے دین اور انسان کی دنیا کے لئے ضروری ہے اور اس کے بغیر دین و دُنیا کی حقیقی حسنات انسان کو مل ہی نہیں سکتیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم میرے ولی بنو مَیں تمہارا ولی بنوں گا

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

دوسری بہت سی آیات میں زیادہ تفصیل سے بھی بتایا۔ جو متعدد آیات اکٹھی مَیں نے پڑھی ہیں ان میں سے پہلی میں ہے وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ کہ مومنین کا خدا ولی بن جاتا ہے۔ لیکن بعد میں جو تین چار آیات اکٹھی مَیں نے پڑھی ہیں پہلے مَیں اُن کے معنی بیان کرتا ہوں پھر ان کے اندر بیان شدہ مضمون آپ کے سامنے کھول کر بیان کروں گا۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ اگر تم خدا کے حکم کو مان کر اللہ تعالیٰ کے ولی بن جاؤ گے اور اُس سے محبت رکھنے لگو گے اور اس کے اتنے قریب ہو جاؤ گے کہ تمہارے اور خدا کے درمیان کوئی اور وجود سما ہی نہیں سکے گا (بالکل ساتھ جُڑے ہوئے ہونے کے تعلق کو ولایت کہتے ہیں)۔ جو خدا کے ولی ہو جاتے ہیں اُن پر نہ کوئی خوف مستولی ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ اور پھر فرمایا اولیاء اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے یعنی زبان اور دل سے اقرار اور تسلیم کیا اور اعمال سے اُس کا اظہار کیا اور تقویٰ کو ہمیشہ لازمِ حال رکھتے ہیں۔ ان کے لئے اِس ورلی زندگی میں بھی خدا کی طرف سے بشارت پانے کا انعام مقرر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بشارتیں

وہ سُنتے ہیں اس لئے کہ اُن کو قُرب کامل و تام حاصل ہے جس سے زیادہ قُرب کوئی متصور ہو ہی نہیں سکتا اور بعد والی زندگی میں بھی اُن کا یہی حال ہو گا کہ فرمایا اور اللہ کی فرمودہ باتوں میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اور پھر فرمایا کہ خدا کا ولی بن جانا اور خدا کی ولایت حاصل کر لینا کہ اللہ بھی ولی بن جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ایک ایسی کامیابی ہے کہ جس سے بڑھ کر کوئی کامیابی متصوّر ہو ہی نہیں سکتی اور چاہیئے کہ اُن (مخالفوں) کی کوئی مخالفانہ تمسخر اور استہزاء کی بات تمہیں غمگین نہ کرنے پائے۔ مخالفت کی کوئی بات تمہیں اِس لئے غمگین نہ کرے کہ غلبہ اللہ کا ہی ہے۔ اس کے علاوہ اُس کے ارادہ اور منشاء کے خلاف کوئی طاقت ہے ہی نہیں جو اُس کے مقابلہ میں کامیاب ہو سکے کیونکہ اِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ۔ اور تمسخر اور استہزاء دونوں معنی اِس کے مَیں نے کر دیئے ہیں۔ قرآنِ کریم نے اشارہ کیا ہے اس کو جب واضح کیا جائے تو اس میں مخالفانہ بات اور تمسخر اور استہزاء کی بات دونوں مفہوم آجاتے ہیں اور آگے جو لفظ استعمال کیا ہے وہ عربی زبان اور قرآن کریم کے محاورہ میں دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے کہ نہ اُس کے علاوہ کسی اَور کا حقیقی غلبہ ہے۔ اور نہ اُس کے علاوہ عزّت کے حصول کا کوئی اَور سرچشمہ ہے۔ پس دُنیا اولیاء اللہ سے اگر تمسخر اور استہزاء سے پیش آئے تو غم کی کوئی بات نہیں اس لئے کہ عزّت، مخالفانہ تمسخر اور استہزاء کو حاصل نہیں بلکہ

عزّت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

دنیا خواہ کتنا ہی ذلیل کیوں نہ کرنا چاہے اگر اللہ تعالیٰ عزّت دینا چاہے تو خدا تعالےٰ کے اِس ارادہ میں دنیا کی کوششیں حائل نہیں ہو سکتیں۔ وہ خوب سُننے والا بھی ہے اُس کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں اور خوب جاننے والا بھی ہے کہ تمہاری دُعاؤں کو کس شکل اور کس رنگ میں وہ قبول کرے گا۔

مَیں جو سلسلۂ مضامین بیان کر رہا ہوں جیسا کہ مَیں نے شروع میں بتایا تھا اس کے دو پہلو ہیں۔ ایک خوف اور خشیت کہ اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے اور دوسرے یہ خواہش اور شدید جذبہ اور تڑپ کہ ہم سے ایسے کام سرزد ہوں کہ جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار ہم حاصل کریں۔ یہ اِسی دوسرے حصہ کے تسلسل میں ایک مضمون ہے۔

اگر ہم خدا تعالیٰ کی ولایت، ایسا قُرب کہ ہمارے اور اُسکے درمیان کوئی فاصلہ نہ رہے، حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ (پیار پیار میں بھی فرق ہوتا ہے) ایسا پیار جس سے بڑھ کر کوئی اَور پیار ہو ہی نہیں سکتا ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو

ہمارے لئے ضروری ہے

کہ ہم اپنی زندگیوں کو اِس رنگ میں گذاریں اور انتہائی کوشش کے نتیجہ میں اِس بات کو حاصل کرلیں کہ اللہ ہی اللہ ہو۔ بندے اور اللہ کے درمیان اَور کوئی چیز باقی نہ رہے۔ جب تک ہماری یہ کوشش نہیں ہوگی اُسوقت تک خدا تعالیٰ کا قُرب ہمیں حاصل نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ اگر تم میرے قریب آنا چاہو گے تو مَیں تمہارے قریب آؤں گا۔ اگر تم یہ کوشش کرو گے کہ اتنے قریب آجاؤ کہ غَیْرُ اللّٰہ نیست ہو جائے اور تمہاری کوشش یہ ہو کہ میرے اور تمہارے درمیان غیرُ اللہ نہ رہے تو مَیں تمہارے اتنا قریب آجاؤں گا کہ پھر اس طرح ملاپ ہو جائیگا کہ کوئی چیز بیچ میں آ ہی نہ سکے۔ یہ ولایت

کے معنے ہیں جس کا یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ اِس کے لئے بڑا مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔ اِس کے لئے بڑا جہاد کرنا پڑتا ہے۔ اِس کے لئے بڑی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اِس کے لئے انتہائی چوکس رہ کر اپنے اعمال کو سنوارنا پڑتا ہے۔ اِس کے لئے ہر محبّت، ہر پیار اور ہر تعلّق، رشتہ داری کا اور دُوسرا جس کا تعلّق خدا سے نہیں اُن سارے علائق کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ لیکن خدا میں ہو کر خُدا کے حُکم سے اقرباء پروری بھی کرنی ہوتی ہے، دوست نوازی بھی ہوتی ہے۔ ہمسایہ کے حقوق بھی ادا کرنے ہوتے ہیں۔

بنی نوعِ انسان کی خدمت

بھی کرنی ہوتی ہے لیکن خدا میں ہو کر، خُدا کی ولایت کے بعد، پہلے نہیں، کیونکہ دنیا میں ہمیں یہ نظر آتا ہے۔ انسان نے اپنی پیدائش سے اِس وقت تک یہی دیکھا کہ انسان کے جو انسان کے ساتھ تعلّقات ہیں وہ ۲ قسم کے ہیں۔ ایک وہ ہے جو خدا کو چھوڑ کر انسان ان تعلّقات کو نباہتا ہے۔ اپنے بھائی کے لئے، اپنے عزیزوں کے لئے، اپنے دوستوں کے لئے، ہر قسم کے ناجائز حربے استعمال کرنے کے لئے تیّار ہو جاتا ہے۔ ایک یہ تعلّق ۲ انسانوں کے درمیان انسان کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے لیکن ایک وہ تعلّق ہے کہ جب انسان کہتا ہے کہ میرا کسی سے کوئی تعلّق نہیں سوائے اُس تعلّق کے جو میرے ربّ نے قائم کیا ہے۔ یہ بھی ایک تعلّق ہمیں نظر آتا ہے اور دراصل انسان انسان کے درمیان قابلِ اعتبار تعلّق صرف یہی ہے۔ جس شخص کو یہ پتہ ہو کہ زید میری خدمت میں اس لئے نہیں لگا ہوا کہ اُس نے مجھ میں کوئی خوبی دیکھی۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو خطرہ ہے کہ جس وقت وہ خوبی نظر سے اوجھل ہو جائے اُس کی خدمت بند ہو جائے گی بلکہ میری خدمت میں وہ اِس لئے لگا ہوا ہے کہ خُدا نے اُسے کہا۔

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

میرے حکم کی بناء پر میرے بندوں کے دُکھوں کو دُور کرنے کے لئے اور اُن کو سُکھ پہنچانے کے لئے ہر دم تیّار رہتا ہے، جیسے وہ دُکھ سے بچا رہا ہے اور جیسے سُکھ پہنچانے کی وہ کوشش کر رہا ہے اُس کو یہ یقین ہو کہ دُنیا کچھ سے کچھ ہو جائے اِس شخص کی خدمت میں کوئی فرق نہیں پڑیگا۔ کیونکہ میری وجہ سے میری خدمت نہیں بلکہ ہمارے ربّ کریم کی خوشنودی کے حصول کیلئے یہ خدمت ہو رہی ہے۔ پس تعلّقات تو قائم رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بنایا ہی ایسا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اِس کائنات کو سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ کہہ کر انسان کا خادم قرار دیا ہے۔ یعنی جو چیز بھی کائنات میں پائی جاتی ہے وہ انسان کی خدمت کیلئے ہی اور انسان اپنے "خادم" سے بھی اگر اپنی نالائقیوں کے نتیجہ میں انسانیت کے درجہ سے بھی نیچے گر جائے جس طرح کسی وقت میں انسان کو دُوسرے انسان غلام بنا لیتے تھے۔ اسلام غلامی کے خلاف ہے لیکن کہا کہ جن کو تُم نے غلطی سے احکامِ شریعت کے خلاف غلام بنا رکھا ہے وہ اِس معاشرہ میں آزاد ہو کر اگر نکمّے بیٹھ رہنا چاہتے ہیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر معاشرہ کا مفید اور فعّال حصّہ نہ بن سکتے ہوں تو اُن کو بیشک آزاد نہ کرو لیکن اگر وہ آزاد ہو کر معاشرہ میں اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں تو تمہیں بہرحال آزاد کرنا پڑیگا۔ یہ پُرانے غلاموں کی بات تھی اور آئندہ کے لئے ایسے احکام دیدیئے کہ غلامی کو مٹا دیا۔ یہ درست ہے کہ عملاً بعض علاقوں میں ناسمجھی سے بعض مسلمانوں نے غلامی کو جاری رکھا مگر قرآن کریم میں اِس قسم کی غلامی کا کوئی جواز ہمیں نہیں ملتا، لیکن جس وقت قرآن کریم نازل ہو رہا تھا اُس وقت جو غلام تھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُن میں سے ایسے غلام جو اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے تھے قرآنِ کریم نے اُن کے لئے ایسے اصول وضع کر دیئے کہ وہ آزادی حاصل کر سکیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں لیکن اس کے باوجود کچھ ایسے غلام بھی تھے کہ اگر ان کو کہا بھی جاتا کہ آزاد ہو جاؤ تو وہ کہتے تھے نہیں ہم آزاد ہو کر کیا کریں گے۔ ایسے غلام جہاں بھی پائے جاتے اُن کے لئے

قرآن کریم کی ہدایت کی روشنی میں

انسانی شرف کو قائم کیا گیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کے لئے بھی اپنے گھر جیسا اقتصادی ماحول پیدا کرو۔ جیسا خود کھاتے ہو اُسے بھی کھلاؤ۔ جیسا خود پہنتے ہو اُسے بھی پہناؤ۔ ہر گھر کا اپنا ایک معیار ہے کوئی دو سو روپیہ ماہانہ کمانے والا ہے کوئی دس ہزار روپیہ ماہانہ کمانے والا ہے کوئی اپنے گھر پر بتیس ہزار روپیہ ماہانہ خرچ کرتا ہے اگر اُن حالات میں کہ پر ایسے غلام موجود ہیں اور اُن کی آزادی کا کوئی سامان نہیں دو سو روپیہ کمانے والے کو کہا جو تیرے گھر کا ماحول ہے وہی اُسے دو۔ جس طرح تم اپنے بچے کو کھلاتے ہو اور پہناتے ہو اسی طرح غلام کو بھی کھلاؤ اور پہناؤ اور بعض خاندان بیس ہزار یا تیس ہزار روپیہ بھی خرچ کر جاتے ہیں اُن کو کہا اس کے مطابق غلام کو بھی رکھو۔ پس ہر انسان کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق وہ ملنا چاہیئے جو اُس کا حق ہے لیکن جو حقوق انسان بناتا ہے اُس میں تو وہ چالاکی کر جاتا ہے۔ اپنے لئے کچھ بنا لیتا ہے اور غیر کیلئے کچھ بنا لیتا ہے اُس کے لئے اُس نے حیلہ سازی پہلے ہی کی ہوتی ہے۔

میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ

کمیونزم نے اعلان کیا

اس کے الفاظ بظاہر ایسے ہیں جو بڑے پیارے لگتے ہیں

"TO EACH ACCORDING TO HIS NEEDS"

یعنی ہر ایک کو اُس کی ضروریات کے مطابق دیا جائے گا۔ اور اُن کے سارے لٹریچر اور کتب میں NEEDS یعنی "ضروریات" کی تعریف نہیں کی گئی اور جب عمل کرنے کا وقت آیا تو کمیونسٹ چیکوسلواکیہ میں اُن کے قتل و غارت کے لئے اپنی فوجیں لے کر آ گئے حالانکہ وہ بھی کمیونسٹ تھے اور اُن کا اقتصادی معیار وہ نہیں بننے دیا جو ان کے اپنے ملک کا تھا اور جو روس کے مشرق میں مسلمانوں کے علاقے ہیں ان کا اقتصادی معیار اور جو "وہائٹ رشیا" (WHITE RUSSIA) کہلاتا ہے اُس کا اقتصادی معیار — اس نعرہ کے باوجود کہ "TO EACH ACCORDING TO HIS NEEDS" بالکل اور کر دیا۔ بھلا

دو انسانوں کی ضروریات

بنیادی طور پر مختلف کیسے ہو گئیں؟ فروعی طور پر تو مختلف ہو سکتی ہیں مثلاً جو چھ فٹ کا جوان ہے اُس کے لباس پر زیادہ کپڑا خرچ آئیگا بہ نسبت اس انسان کے جس کا قد ساڑھے چار فٹ ہے۔ یہ تو فروعی فرق ہوا لیکن اصول یہ ہے کہ ہر ایک کو ایک جیسا ایک ہی قسم کا کپڑا ملے۔ اُس کپڑے کی کمیت میں تو فرق ہو گا لیکن کیفیت اور قسم میں فرق نہیں ہونا چاہیئے۔ میں بتا رہا ہوں کہ جو انسان نے انسان کے لئے قوانین بنائے اوّل تو وہ ناقص ہیں پھر ان پر عمل ناقص۔

اپنے بنائے ہوئے قانون کے مطابق ایک تعریف کر دی اور پھر جب چاہا وہ تعریف بدل دی۔

پس وہ قانون جو بنیادی اصول سے بندھا ہوا نہ ہو وہی قانون ہے کہ جو اپنی مرضی سے جب چاہے بدل دیا۔ اسی لئے اسلام کو ہر دوسرے قانون پر فوقیت حاصل ہے کہ مسلمان کا یا مومن احمدی کا جو قانون ہے وہ قرآن کریم کی ہدایت سے بندھا ہوا ہے اور اس وجہ سے وہ محفوظ ہے اور اُس کے حُسن پر کوئی داغ نہیں لگتا۔ لیکن جو قانون انسان نے بنایا ہے وہ بدلتا رہتا ہے۔ آج کچھ قانون بنایا کل کچھ بنا دیا۔ جیسے جیسے حالات بدلے ویسے ویسے چالاکیاں کر کے بعض لوگوں کو فوائد سے محروم کرتے رہے یا بعض کو زیادہ فوائد دیدئے ساری دنیا میں یہ ہو رہا ہے۔ امریکہ میں بھی اور روس میں بھی، یورپ میں بھی کیونکہ

انسانی قانون کا حُسن

الٰہی حسن کے ساتھ بندھا ہوا نہیں ہے۔ اسلئے قرآن کریم نے تو کہا کہ یہ نہیں کرنا۔ کسی شخص کو یہ نہیں کہا کہ جو مسلمان نہیں اُس کا آدھا پیٹ بھرنے کی تجھے اجازت ہے۔ جن غلاموں کے متعلق شروع میں اسلامی شریعت اور قانون کے مطابق عمل ہوتا تھا اُن میں سے تو بہت سے مسلمان نہیں تھے اور غلام تھے اور اُن کے متعلق کہا کہ ٹھیک ہے یہ تمہارے ہم عقیدہ نہیں ہیں لیکن تمہارے ہم جنس اور ہم نوع ہیں۔ اس لئے جیسا تم نے کھانا ہے ویسا ہی اُن کو دینا ہے لیکن انسان جب قانون بناتا ہے تو اپنے مطابق، اپنی ضرورت کے مطابق، اپنے خیالات کے مطابق، اپنے تعصبات کے مطابق اس میں ایک لچک رکھتا ہے لیکن پیدا کرنے والے رب کو تو کسی سے بھی کوئی تعصب نہیں ہے۔ اُس نے تو ہر انسان کو پیدا کیا اور ہر انسان کے انسانی حقوق قائم کئے۔ ایسے حسین قوانین ہیں (میں نے کئی دفعہ بیان کیا ہے اس وقت موقع نہیں پھر موقع ہوا تو پھر یاد دہانی کرا دوں گا) کہ اپنے

بیرونی ممالک کے دوروں کے دوران

بڑے بڑے ماہرین اقتصادیات سے میں نے باتیں کی ہیں۔ میں نے اسلامی تعلیم پیش کر کے کہا یہ ہے اسلام کی اقتصادی تعلیم۔ اس سے بہتر یا اس جیسی تعلیم مجھے دکھا دو تو میں سمجھوں گا کہ تمہارے پاس کچھ ہے تو وہ آگے سے بات نہیں کرتے۔ میں نے پہلے بتایا تھا کہ ۱۹۷۳ء کے دورہ کے دوران یورپ کے دو ملکوں میں مجھے شرمندہ ہونا پڑا کہ جب میں نے اسلامی تعلیم بیان کی تو مجھ سے پوچھا گیا کہ اتنی حسین تعلیم ہے۔ یہ تو ہم مانتے ہیں لیکن یہ بتائیں کہ اس حسین تعلیم کو جانتے ہوئے بھی آپ نے ہمارے عوام تک اسے پہنچانے کا کیا انتظام کیا ہے؟ ٹھیک ہے ابھی ہمارے پاس اتنی دولت نہیں۔ ہمارے پاس اتنے انسان نہیں جو ہر جگہ پہنچ کر اُن کو بتائیں لیکن ہمارا قدم اس جہت کی طرف اُٹھ رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ

اسلامی تعلیم کا پیغام

گھر گھر میں پہنچایا جائے گا اور اسلام کے حُسن اور احسان سے اُن کے دل جیت کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے انہیں جمع کر دیا جائیگا

پس قرآنِ کریم نے یہ فرمایا کہ خدا کا ولی بن جاؤ۔ یعنی یہ کوشش کرو کہ خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ذرہ برابر بھی دوری نہ رہے کہ کسی غیر کی بیچ میں گنجائش نکل آئے تمہارے دل میں یہ جذبہ اور خواہش ہونی چاہیئے کہ میں خدا کا ایسا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں کہ میرے اور خدا کے درمیان ایک ذرہ برابر بھی فرق نہ رہ جائے کیونکہ اگر ذرہ برابر بھی فرق ہو تو میرے اور خدا کے درمیان وہ ذرہ آجائے گا اور وہ دُوری اور مہجوری ہوگی، ناکامی کا احساس ہوگا کہ میں نے اپنا مقصد حاصل نہیں کیا۔ میں اتنا قریب نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ نے کہا تم ایک دفعہ قریب آکر تو دیکھو میں تمہارے قریب آجاؤں گا اور

سچی بات یہ ہے

کہ جو انسان خدا تعالیٰ کا اس طرح قرب حاصل کر لیتا ہے جس طرح دو باہم جڑی ہوئی انگلیوں کے درمیان کسی اور کی گنجائش نہیں اُس کے بعد خدا تعالیٰ چھوڑا نہیں کرتا یعنی پھر وہ اپنے اس بندے سے جو اس کے اتنا قریب ہو جاتا ہے جس کو ہم ولی کہتے ہیں جو اس کا ولی بن جاتا ہے۔ جو عملاً اپنے مجاہدہ کے بعد اس کے قریب تر آجاتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اُس کے قریب آجاتا ہے اور اُس سے اس قسم کا پیار کرتا ہے اُس سے اس قسم کا لگاؤ رکھتا ہے۔ اُس کا اس قسم کا خیال رکھتا ہے اُس کو اس قسم کی ہدایت دیتا ہے اور رحیمیت کے جلوؤں سے اُس کی کمزوریوں کو دور کرتا ہے اور اُس کی کوششوں میں کامیابی کی راہیں اُس پر کھولتا رہتا ہے۔ اور مالک یوم الدین کی حیثیت سے اس دنیا میں بھی لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ کی بشارت اُن کے لئے ہے اور جو فوزِ عظیم کہا کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی کامیابی نہیں سو جو وہ فوز عظیم کیا ہو سکتی ہے وہ فوزِ عظیم یہی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی فوزِ عظیم نہیں کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کے پیار کی آواز انسان کے کان میں پڑتی رہے۔ پیار کا احساس اُس کے دل میں پیدا ہوتا رہے اُس کے پیار کے جلوے اپنی زندگی میں وہ دیکھے۔ اور اس کے پیار کے جلوے صرف وہ شخص نہیں بلکہ اُس کے ماحول کے لوگ بھی اس شخص کی زندگی میں دیکھیں کہ خدا تعالیٰ اُس شخص یا اس خاندان سے یا اُس قوم سے یا اُس جماعت سے جیسا کہ یہ جماعت احمدیہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا کتنا پیار ہے۔ جب دنیا خدا تعالیٰ کو

جماعتِ احمدیہ کے افراد

سے اس طرح پیار کرتے دیکھے گی۔ تو اُن کے دلوں میں خود بخود تمہارے لئے محبت پیدا ہوگی۔ جب دُنیا یہ دیکھے گی کہ یہ جماعت وہ ہے جنہوں نے ہم سے خدمت کا اور الفت کا اور ہمارے دُکھوں کو دُور کرنے کے لئے کوششوں کا وہ تعلق پیدا کر لیا ہے۔ جس کی بنیاد خدا تعالیٰ کے قرب پر ہے اُن کو تسلی ہوگی کہ ان سے ہمیں کوئی دُکھ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ ہم پر ظلم نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارے حقوق کو تلف نہیں کر سکتے۔ ہمیشہ ان سے ہمارے لئے خیر کے چشمے پھوٹیں گے۔ ہمیشہ یہ ہمارے دُکھوں کو دُور کرنے کے بعد ہمارے لئے سکھ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ پھر جس شخص کو یہ سمجھ آجائے گی وہ تو آپ کے قریب آجائے گا۔ اور پھر آپ کے قریب آیا چونکہ آپ خدا کے قریب ہوں گے لہٰذا وہ بھی خدا کے قریب ہو جائے گا۔ اور پھر اس طرح ہم نے دُنیا کو اسلام کے لئے، اللہ کے لئے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

جیتنا ہے جو اصل غرض ہے۔ ہماری یہ غرض تبھی پوری ہو سکتی ہے جیسا کہ قرآنِ کریم میں متعدد آیات میں بیان ہوا ہے اُن میں سے چند ایک کا میں نے انتخاب کیا ہے۔ جو اس وقت میں نے بیان کی ہیں یہ ولایت کا تعلق کہ ہم میں سے ہر شخص خدا تعالیٰ کا ولی بن جائے۔ اور اللہ اُس کا ولی بن جائے یہ تعلق پیدا ہو جائے کہ ہم میں سے ہر ایک کے اور خدا کے درمیان ایک ذرہ بھی جگہ نہ رہے۔ جہاں غیر اللہ کے داخل ہونے کا امکان رہ جائے جہاں شیطانی وسوسہ (جو ذرہ سے بھی باریک جگہ میں چلا جاتا ہے) اور اُس کے اندر داخل ہونے کا سوال پیدا ہو پھر شیطانی حملوں سے ہر طرح محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے ہر دم اور ہر آن اپنی زندگی میں وہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جس کی طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب مہدی نے آپ لوگوں کو مجھے بلایا۔ یہ وہ زندگی ہے جس کی طرف قرآن کریم نے یہ کہہ کر بنی نوع کو مخاطب کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لبیک کہو اس لئے کہ وہ تمہیں اسلئے بلاتا ہے کہ تمہیں زندہ کر دے ہر وہ زندگی ہر وہ حیات جس میں خدا اور بندے کے درمیان بُعد اور ہجر پایا جاتا ہے، دُوری پائی جاتی ہے وہ زندگی زندگی نہیں ہے۔ زندگی اپنے کمال کو تبھی پہنچتی ہے جب

بندے اور خدا کے درمیان

کوئی فرق نہ رہے اور اس لئے اس غرض کی خاطر مہدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (جنہیں پہلوں نے محمد مہدی بھی کہا ہے انہوں) نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا۔ اپنی طرف نہیں بلایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا تاکہ آپ حقیقی حیات اور زندگی پائیں۔ تاکہ آپ کی وجہ سے اور آپ کی کوششوں اور تدبیر اور دُعاؤں کے نتیجہ میں تمام بنی نوع انسان حقیقی حیات اور زندگی حاصل کریں۔ خدا کرے کہ ہمیں

اپنے مقام کی سمجھ اور معرفت

حاصل ہو اور کبھی بھی ہم اُس غرض کو جس کے لئے ہمیں اجتماعی طور پر پیدا کیا گیا اور اکٹھا کیا گیا ہے، نہ بھولیں۔ اور ہماری نظر سے یہ مقصد اوجھل نہ ہو۔ اور خدا کرے کہ حقیقی معنی میں اور سچ مچ خدا تعالیٰ کے ولی بن جائیں۔ اور خدا تعالیٰ اُس کے نتیجہ میں ہمارا ولی ہو جائے۔ آمین"

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری اہلیہ عرصہ سے عرق النساء کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔
(مستری محمد حسین دیالگڑھی ربوہ)

۲۔ میرے والد محترم ماسٹر رحمت اللہ صاحب عرصہ سے بعارضہ کھانسی بیمار چلے آتے ہیں احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(عزیز اللہ خالد اسحاق انگر محمد آباد سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس -/۲۰ روپے — نورِ نظر اولادِ نرینہ کے لئے کورس -/۲۵ روپے — خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ فون ۵۳۸

وصایا

(۵)

مسل نمبر ۲۱۸۸۲

مَیں محمد حمید ولد محمد رفیق صاحب۔ قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد محمد حمید ۹۸۳/۱-A سٹریٹ ۶ اسلم کالونی سمن آباد۔ لاہور

گواہ شد۔ عبدالشکور اسلم وصیت ۱۵۰۱۴ قائد مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور۔

گواہ شد عبدالستار وصیت ۲۹۸۸ صدر حلقہ سمن آباد لاہور۔

مسل نمبر ۲۱۸۸۳

مَیں نور بی بی بیوہ غلام الدین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

نقد -/۲۵۰۰ روپیہ

حق مہر شرعی -/۳۲/۱۰ روپے تھا جو خاوند سے وصول نہیں کر سکی۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نور بی بی بیوہ غلام الدین صاحب بھوڑو چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ ماسٹر خورشید احمد ولد عبدالحق صاحب بھوڑو چک ۱۸۔

گواہ شد۔ محمد طفیل ولد نور خان صاحب راجپوت بھوڑو چک ۱۸۔

خریدار صاحبان

الفضل

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھا کریں۔ نیز اپنا چٹ نمبر ہرگز لکھنا نہ بھولیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

ہر قسم کا سامانِ سائنس اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹورز ۲۵۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

اکاؤنٹنٹ کی ضرورت

نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز لمیٹڈ ربوہ کے حسابات رکھنے کے لئے ایک مخلص احمدی نوجوان کی ضرورت ہے جو حسابات رکھنے کا تجربہ رکھتا ہو اور جو کام ہو نیز ٹائپ کرنا بھی جانتا ہو۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے بھجوائیں۔

ابو المنیر نور الحق سیکرٹری نصرت پرنٹرز اینڈ پبلشرز ربوہ

ٹریکٹر برائے فروخت

ایک عدد میسی فرگوسن ٹریکٹر ماڈل ۶۹ء بالکل اچھی حالت میں قابلِ فروخت ہے۔ ضرورت مند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر ملیں:۔

برکات احمد ۲۲/۱۸ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریکِ جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ سالانہ چندہ -/۵ روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

جان لیوا اپھارہ سے جانوروں کو فوری طور پر بچانے کیلئے

شفائے اپھارہ

کا سٹاک اپنے پاس ضرور رکھیں، ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب کرنے کی پوری گارنٹی!

قیمت فی پیکٹ ۰/۷۵۔ درجن -/۶ روپے دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت۔

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

حبِّ جواہر مہرہ

مفرّح قلب۔ مقوّی قلب

اختلاجِ قلب، گھبراہٹ، ضعف۔ غشی۔ ضعف دماغ اور عام جسمانی کمزوری نسواں میں مفید ہیں۔ قیمت ساٹھ گولیاں -/۲۵ روپے

حبِّ اکسیر البدن

مقوّی اعصاب، مقوّی معدہ۔ جوڑوں کے درد ہر قسم کی اعصابی و جسمانی کمزوری اور کثرتِ پیشاب میں مفید ہیں، بھوک بڑھاتی ہیں۔ غذا کو جزوِ بدن بننے میں مدد دیتی ہیں۔ قیمت -/۱۰ روپے

المنار دواخانہ ربوہ

ھُوَ الشَّافِی

آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں!

ان کی قدر کیجئے

اگر پائیوریا (ماسخورہ) کی تکلیف ہو تو "پائیوریا کیور"۔ اور اگر کیریز (گھُن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور" استعمال کریں۔

فی کورس -/۱۰ روپے۔ وی پی -/۱۱ روپے

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

تبلیغی و علمی مجلّہ

ماہنامہ **الفرقان ربوہ**

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔

چندہ سالانہ -/۱۰ روپے

(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر)

جبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس چوبیس روپے — اکسیر اولادِ نرینہ اولادِ نرینہ کے لئے قیمت پچیس روپے — زد جام عشق طاقت کی دوا قیمت چالیس روپے — ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۵۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ

برائے سال ۱۳۵۴ہش ۱۹۷۵ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مندرجہ ذیل اصحاب کو سال ۱۳۵۴ ہش/۱۹۷۵ء کے لئے مجلسِ عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے ارکان نامزد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان سب اصحاب کو بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اراکین خصوصی:۔

۱۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ سابق صدر عالمی عدالت

۲۔ " مولانا عبد المالک خان صاحب

اراکین عمومی:۔

نائب صدر :۔	محترم مولانا ابو العطاء صاحب
" " دوم :۔	" چوہدری شبیر احمد صاحب
قائد عمومی :۔	" مولوی نسیم سیفی صاحب
قائد تربیت :۔	" شیخ مبارک احمد صاحب
قائد اصلاح وارشاد :۔	" مولانا ابو العطاء صاحب
قائد تعلیم :۔	" پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
قائد ذہانت وصحتِ جسمانی :۔	" ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
قائد مال :۔	" ملک محمد عبد اللہ صاحب
قائد ایثار :۔	" ملک محمد رفیق صاحب
قائد تجنید :۔	" مسعود احمد خاں صاحب دہلوی
قائد تحریکِ جدید ووقفِ جدید :۔	" صوفی بشارت الرحمن صاحب
قائد اشاعت و ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ :۔	" مولوی غلام باری صاحب سیف
قائد مجالس بیرون۔ تعلیمی دوستی :۔	" مولوی عبد القادر صاحب ضیغم
آڈیٹر :۔	" صوفی غلام محمد صاحب

خاکسار محمد ابراہیم

سیکرٹری برائے صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مرکزی سالانہ امتحانات

خدام کے دینی علم کے معیار کو بلند کرنے کا ایک عمدہ انتظام

خدام کے دینی علم کے معیار کو بلند کرنے کے لئے مرکز کی طرف سے ایک سلسلہ امتحانات مقرر کیا گیا ہے جو چھ مدارج پر مشتمل ہے (یعنی مبتدی، متقدم، مقتصد، سابق، فائق، فائز) اِن کا تفصیلی نصاب لائحہ عمل میں درج ہے۔ قائدین کرام کوشش فرمائیں کہ مجلس کے سارے خدام اِن امتحانات کے نصاب کی تیاری کریں۔ تیاری کے لئے کتب نصاب کا خدام کے پاس ہونا ضروری ہے اِس لئے حسب ضرورت خدام کے لئے نصابی کتابوں کے سیٹ منگوائیں یا جن کُتب کی ضرورت ہو وہ منگوا لیں۔ جن خدام نے ابھی تک ایک امتحان بھی پاس نہیں کیا ان کو امسال مبتدی کی تیاری کروائیں اور امتحان دلوائیں۔ جو خدام اِس سے قبل مبتدی یا متقدم وغیرہ امتحانات پاس کر چکے ہوں وہ اگلے درجہ کے امتحان کی تیاری کریں۔

امتحانات کے انعقاد کی تاریخیں طے کرکے اطلاع دی جائے گی عموماً یہ امتحانات جون یا جولائی میں ہوتے ہیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

جنہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت عطا کی گئی ہے بہت خوف کا مقام ہے۔ کیونکہ جہاں تصدیق باللسان، تصدیق بالقلب اور تصدیق بالعمل کے نتیجہ میں ہمارا خدا ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ہے وہاں مجرموں کے حق میں اس کی یہ سُنّت بھی ہے کہ لَا يُرَدُّ بَاسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ۔ ہمیں مجاہدہ بھی کرنا چاہیئے اور دعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں نفاق اور تضاد سے محفوظ رہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے حُسن واحسان کے زیرِ اثر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے اپنے اِس مقصد کو جلد از جلد حاصل کرنے والے بنیں کہ تمام بنی نوع انسان کے دل جیت کر انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیں۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

درخواستِ دعا

میری خالہ جان گزشتہ سال سے متواتر بیمار چلی آرہی ہیں اب بیماری نے شدت اختیار کر گئی ہے۔ احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(داؤد احمد۔ محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ)

(۲) مکرم نصیر احمد صاحب شاد مربی سلسلہ احمدیہ تین چار دن سے بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

غذا جزوِ بدن

بنانے والی دوا "پیور الفلفا ٹانک" استعمال کیجئے اس سے ہر قسم کی کمزوری دُور ہو جاتی ہے۔ خون پیدا کرنے اور جسم پر گوشت پوست پیدا کرنے کی نایاب دوا قیمت ۴/- ڈاک سے ۵/۵۰

تیار کردہ: شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

خطرناک چارہ بے خطر والیئے

بشرطیکہ آپ کے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔ فی پیکٹ ۱/- درجن یا زیادہ پر ۳۳ فیصدی کمیشن۔

مفید لٹریچر مُفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبرز ۶۰۶ / ۶۰۷

عمارتی لکڑی

عمارتی لکڑی خریدنے سے پہلے ہم سے مشورہ کرکے فائدہ اُٹھائیں نیز ہمارے ہاں ہر قسم کا سٹاک موجود ہے۔ مثلاً دیار۔ کیل۔ پڑتل چیل وغیرہ۔

چوہدری عبد الکریم محمد الیاس ٹمبر مرچنٹ

متصل نشاط سینما سرگودھا

تازہ اور خالص مٹھائی اور عمدہ چائے کیلئے نذیری ٹی سٹال

مسجد اقصیٰ روڈ ربوہ پر تشریف لاویں!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جبوبِ اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۴ روپے

دوائی فضلِ الٰہی — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس ۲۵ روپے

زد جام عشق — طاقت کی جنرل ٹانک — کورس ۳۵ روپے

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ